سوال

(135)اپنے گھر کو لوٹنے والے مسافر کے لیے طواف وداع

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاتہ

جب حاجی عمرہ ادا کر لے۔ پھر اس کے بعد اپنے اقرباء کی زیارت کے لیے حرم سے باہر جانا چاہے تو کیا اس کے لیے طواف وداع لازم ہے یا اس معاملہ میں اسے کچھ کرنا ضروری ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

عمرہ کرنے والا جب حرم سے باہر مکہ کے گردونواح میں جانے کا ارادہ کرے تو اس کے لیے طواف وداع ضروری نہیں اور یہی صورت حاجی کی ہے۔ لیکن جب اپنے گھر والوں یا دوسرے لوگوں کی طرف سفر کا ارادہ کرے تو طواف وداع اس کے لیے جائز ہے۔ لیکن واجب نہیں کیونکہ اس پر کوئی دلیل نہیں۔ کیونکہ جن صحابہ e نے اپنے عمرہ سے احرام کھولا اور منیٰ اور عرفات کی طرف نکلے، انہیں طواف وداع کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔ لیکن جب حاجی لوگ اپنے گھر والوں یا دوسرے لوگوں کی طرف مکہ کو چھوڑتے ہوئے سفر کریں تو ان کے لیے طواف وداع ضروری ہے۔ جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

((أُمِرَ النَّاسُ ان یکون آخِرَ عَھْدِ ھِم بالبیت؛ اِلَّا انَّہ خُفِّفَ عَنِ الْمَرْاَۃِ الحَائِضِ))

''لوگوں کو حکم دیا گیا کہ ان کا اخیر وقت بیت اللہ پر ہو۔ الا یہ کہ حائضہ عورت کو اس میں گنجائش ہے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول امر الناس کا مطلب یہ ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں حکم دیا تھا۔ اسی لیے ایک دوسری روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لا یَنْفِرَنَّ احَدٌ مِنْکُم حَتّٰی یکون آخِرَ عَھدِ بالبَیْتِ))

''تم میں سے کوئی شخص دوڑ نہ جائے تاآنکہ اس کا آخری عہد بیت اللہ کے ساتھ ہو۔''

اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا۔ اس حدیث سے معلوم ہو جاتا ہے کہ حائضہ عورت کے لیے نہ حج میں طواف وداع ہے اور نہ عمرہ میں۔ اسی طرح نفاس والی عورت کا بھی اہل علم کے ہاں ایسا ہی حکم ہے۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ